سوال

(281)کیا نفلی نماز جو کہ اکٹھی چار رکعت پڑھی جائے الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نفلی نماز جو کہ اکٹھی چار رکعت پڑھی جائے۔ اس کی صرف پہلی دو رکعتوں میں قرات کی جائے یا چاروں رکعتوں میں قراءت کی جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

چاروں میں قراءت کی جائے گی۔

[عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَمَرَنَا نَبِيُّنَا صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَقْرَئَ الْفَاتِحَةَ وَمَا تَيَسَّرَ

''ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم نماز میں فاتحہ اور جو کچھ میسر ہو قرآن میں سے پڑھیں۔''

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ اُنَادِيَ اَنَّهُ لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ))

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں پکار کر کہوں کہ قراءت کے بغیر نماز نہیں (گو) فاتحۃ الکتاب اور کچھ زائد کی قراءت ہو۔''

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ))

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہر نماز میں قرآنِ مجید کی تلاوت کی جائے گی۔ جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرآن سنایا تھا، ہم بھی تمہیں ان میں سنائیں گے اور جن نمازوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ قراءت کی ہم بھی ان میں آہستہ ہی قراءت کریں گے اور اگر سورۂ فاتحہ ہی پڑھو، تب بھی کافی ہے، لیکن اگر زیادہ پڑھ لو تو اور بہتر ہے۔''

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يَقْرَأْ فِيهِمَا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی۔''

((لَاصَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا)) ''نہیں نماز اس شخص کی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے یا اس سے زیادہ۔''

یہ تمام احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سورۂ فاتحہ سے زائد قراءت فرض نہیں، بلکہ مستحب ہے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد04